

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_232671

UNIVERSAL
LIBRARY

بسم الله الرحمن الرحيم

سنة الميراث والارث



تصنيف جناب قاضي قاض خورشيد

مطبع صيدقني با تمام شيخ شمس الدين طبع



بسم اللہ الرحمن الرحیم

شکری نہایت اور تعریف بیشمار خاص اوس خدا پاک
سے تین کہ تیرا ان مجید و فرقا جمید او پر ہمارے
بہیجا اور حید شکر و نعمت دینی والی سے تین کہ نعمت
ایمان کی اور چچان کی ہمارے تین دمی پاک ہیں نام
اوسکی اور پاک ہیں بزرگمان اوسکی اور سو ہزار
درود اور بخشش پاک اور سپر اوں ذات پاک کی
کہ جو چاہا ہوا ساری پیدائش کا اور خلاصہ تمام مخلوقات
کا ہی وہ سرور کہ نام مبارک اوسکا سرنامہ کتاب پیدائش
کا اور سرور سالہ مخلوقات کا ہی و سپر اوسکی درود

اور تجھ پر عیشمار جو افضل اور کامل ہوں اور تین سے
 اور اوپر آں اور اصحابوں کی و سبکی اور پیر و دون کی
 کے کہ پیشوا راہ دین کے اور رہنما بارگاہ یقین سے
 رہنما سب ہی سر کی اوپر ان کی سب پر ایمان اور چچی اس سے
 معلوم کیا جاسی کہ اور صاحبوں تحقیق سے اور صاحبوں
 عقل اور توفیق سے کہ جانتا علم تجوید اور قرأت کا
 بہترین مطلوب تھا اور برگزین مقصد و کفایتی اسطی
 کہ نماز غیر اس کی درست نہیں ہوتی اور سیرا تمام بندگی
 کا نماز ہی درست نہیں ہو ویسے تو سب عبادت اکارت
 ہی اس واسطی اگلی بزرگوں سے واسطی درست کرنے
 نماز کی اور صحیح پڑھنے قرآن کی بہت سی شقیں اور محنتیں
 کو یہ کے مطالعہ کتابوں کی ہے اور خدمت کاملوں کی ہے
 انہیں علم تجوید کو تفصیل کیا اور چھیلوئی واسطی بطور آسانی
 قواعد تجوید قرأت کی تجویز کر کی چھوڑ گئی کہ انکو تخفیف مشقت
 ہم ہی اس پر ہی یہاں ہندوستان عوام لوگ اس علم کی طرف

سبب ضعف همت کی انغات نہیں کرتی چنانچہ اس سبب سے رواج
تجوید کا بہت کم ہو گیا ہے اور یہ پانچیر بندہ پروردگار کا قدوس
بانی بنی برترین اور عواموں کا ہی جبکہ ضعیف ہمت بیان کیا ہے اور
اس کھنکھارنی وقت خور و سالکی کی قرآن مجید پر باتھا اوستاد قاری
مصلح الدین صاحب بانی بنی ہدی روشن کری اسرہا نو معرفت خشی ابجاہ
اذکی اور بند کری درجہ اونکی اور قائم کر ہی اولاد اونکی کو آمین اور
انہوں کے بعد ضعف ہمت کا کارک اور دیکھی کہ اونکی حکم تجوید میں اس قدر
مصل حاصل کیا تھا گو اوقات صحابہ الصفا اونکی خود علم تو مدین ہی اور یہ
بندہ جو اوصاف کمال ازیکسی بیان کرتا ایک در سالہ تیار ہوتا بلکہ حقیقت تو
ہی اس فقیر کی خواہش کہ کتابت میں لادیا زبان بیان کر چنانچہ اکثر اوقات
زبان فیض بیان فرمایا کرتی تھی کہ ستر برس شبانہ روز خدمت قرآن
مجید کی میں حاضر رہا ہوں میں تو اس قدر پایہ حاصل کیا ہے اور
وقت تعلیم کلام اللہ کی ہر شاگرد اپنی سی بلکہ ہر زبان خوان اسیر ہوا
فرمایا کرتی در تہل القرآن ترتیلا کہ فرمایا حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ
سینے کہ معنی ترتیل کی یہ ہیں کہ تجوید حررت کی اور پچاننا

پہنچا تھا وہ فوج کا چنانچہ وقت نزع کی پہلی ہی حالت پیش آئی
 کہ فرزندِ احمد نامی نبی سے یعنی قاری عبید اللہ سلمہ اللہ تعالیٰ
 ارشاد فرمایا کہ کسی جگہ سے نہ آئیں پھر ہو چنانچہ انہوں نے موافق
 ارشادِ عالی اوس ذاتِ برگزیدہ صفات کی سورۃ الملک اور ایک
 اور دو صورت اور یہی برہی اون صورتوں کی تین کمالِ حضوریِ دل
 سنا اور یہاں تک کہ بابہ ہو کی فرمایا و سُرَّ ثَلِ الْقُرْآنَ تَرْتِلاً
 اور بعد اسکی وقت انتقال روحِ مبارک اذکی کا نزدیک تھا
 کہ ستر میں محنتِ اجلِ فکلی و رطبی بلکہ مخصوص اسہم کی واسطے
 کی تھی جیسے سوا اللہ تعالیٰ فی اسوقت اپنی فضل اور کرم سے
 اوس کا ثمرہ عطا فرمایا جیسی کہ کلام اللہ بصورتِ زیبا ہمراہ میری موجود
 ہے اور یہ آیت برہی ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء و
 اللہ ذو الفضل العظیم بعد اسکی کلمہ شہادت زبانِ مبارک
 پر جاری ہوا اور مرغِ روحِ مبارک اذکی سے نقصِ عرضی
 جیسا کہ علیین کبر و از فانی لیکن اس گنہگار کی اوفی اس علم تجوید کتب
 بطورِ تحصیل نہیں مگر بلکہ زبانِ بعضہ بعضہ قواعد کہ محمود کی تیغیں

لازم نہی اور ہونے کی ارشاد فرمائی نہی اس جگہ وہ بھی تمام د
 کمال اس فطرت فیہ نہیں لکھی بلکہ یہ اس خاطر الکت و دہ کے
 کہ وہ اہل اس بات کی نہی اور بندہ سی محبت قلبی رکھتی نہی
 قواعد کہ تجویذ کی تین بہت ضرور نہی اور عوام کی میلان و کما سمجھا
 آسان ہوئے بطور اختصار لکھی جاتی ہن سوا بہ بہ ناچیز بندہ
 اخلاق کریمہ بزرگوں کی سیسے بہ امید رکھی ہے کہ یہ فی صاحب حکم
 اسکو ملاحظہ فرمادین اور نظر میں رکھنی کسی جگہ عبارت صحابہ میں
 معلوم ہو تو بی تا مل اسکی تین اصلاح فرمادین بہ ناچیز
 سعادت اور فخر سمجھ لگا سوا احمد صد کہ سنہ بارہ سو تالیس میں
 بہ رسالہ اس فقیر کے کہ ہا نہی لکھا گیا اور اسکا نام مختصر النجوم
 مقرر ہوا اور اسکی دس باب مقرر کئے ہن پہلا باب بیج
 اعوذ اور بسم اللہ کی باب دوم سر ایچ بیان مخبر جو کہ نون
 کے باب تیسرے ایچ بیان صفحہ نون حرفون کے باب
 چوتھ ایچ بیان نون ساکن اور تنوین کے باب
 پانچواں بیج بیان واغام کی باب چھٹا بیج بیان مد اور

تقریباً باب ستر اتران بیچ میان ہاں کی کتاب
 اٹھوان بیچ میان پر اور باریک کی باب نوان بیچ
 وقف کی اور آخر کھلیکے باب دسوان بیچ میان نامہ
 تراجم کے اور زاویوں کی اور رزق کی اور خانہ کتاب کے

باب پھل

بیچ میان اعوذ اور رسم اس کی اب جانا جاہی کہ قاریوں کی بیچ
 اعوذ کی اختلاف کیا ہے کہ مسطور سی پڑھا جاہی بعضوں نے لکھا ہے کہ
 استعید باللہ من الشیطان الرجیم یا استعید باللہ من الشیطان
 الرجیم جاہی کہا اور یہ دونوں اوت امام حمزہ رحمۃ علیہ کی ہیں
 اور بعضوں نے کہا ہے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ان اللہ
 هو السميع العليم بہ فرات امام کثیر رحمۃ اللہ علیہ کی ہے
 اور بعضوں نے لکھا ہے اعوذ باللہ السميع العليم من الشیطان
 الرجیم بہ قراءۃ مکہ والنبی اور مدینہ اور شام عراق کی ہے
 اور بعضوں نے کہا ہے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ارب

اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور بعضوں نے کہا ہے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ
 مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ یہ قراءۃ امام
 حسن بصری کی ہے اور امام کنانی رحمۃ اللہ علیہما کی اور سوا
 ان کی کے ہے لیکن قول مختار اور اصح وہ ہے کہ کہیں اَعُوْذُ
 بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ اس واسطی کہ چھ حدیثوں صحیح کے
 اس طرح آیا ہے اور اَعُوْذُ بِخُرُوْقِ قرآن کی سے نہیں اسی سبب
 بعضین نے قرائن استہ پر ہی لیکن صحیح وہ ہے کہ جو قراءۃ
 بلند پڑھے تو اَعُوْذُ بِہی بلند پڑھے اور جب قراءۃ استہ پڑھا
 تو اَعُوْذُ بِہی استہ پڑھے اور یہ سوا ہی نماز کی ہے اور اندر نماز
 کے سب استہ پڑھتی ہیں اور پڑھنا اَعُوْذُ کا آگے تلحوق
 قرآن کی سے چاہئے اس واسطی کہ قرآن مجید میں حکم اسطرح
 واقع ہوا ہے تو لہ تعالیٰ فَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِْذْ بِاللّٰهِ
 مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ اور خلاص کیا ہے چنانچہ کہ اَعُوْذُ
 واجب ہو یا مستحب ہی بعضوں نے کہا ہے کہ واجب ہے اور اکثر
 علما کہتے ہیں کہ مستحب ہی اور چچ بسم اللہ کی اسطرح

اختلاف ہی بعضی کہتے ہیں کہ نام مالک اور امام ابو حنیفہ نے
 قرآن سے نہیں کہا ہے کہ جزو قرآن کا نہیں ہے اور نزدیک اکثر
 علما کی ہے ان سے ہی اور ایت قرآن ہے اور اگر ابو حنیفہ نے جزو قرآن
 کا کہا ہے تو اس طرح کہا ہے کہ جزو قرآن کا ہے واسطی برکت کی
 نہ جزو ہر سورت کا اور قول صحیح یہی ہے اور امام شافعی اور سبکو
 جزو ہر سورت کا کہتے ہیں اس واسطی کہ بسم اللہ کو نماز میں آہستہ پڑھا
 جاتا ہے اور جانا چاہیے کہ تفسیر اسبوح کی فی اتفاق کیا ہے کہ جو شروع
 قرآنہ کا سورۃ سی کر ہی بسم اللہ کہی مگر سورۃ براءت پر نہیں اس واسطی
 کہ بیچ حدیث کی ہے ابی ابن کعب سے کہ کھا حضرت صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم نے اول ہر سورۃ کے بسم اللہ فرماتے تھے
 مگر اول سورۃ توبہ کے نہ فرماتے تھے اس واسطی کہ بسم اللہ
 واسطی امان کے ہے اور سورۃ توبہ میں امان نہیں اس واسطی کہ سورۃ
 براءۃ میں **وَأَقْسَلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ**
وَأَقْسَلُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً اور سوائے سکی رلات
 کرتے ہیں اور پرہیزی امان کے اور اوپر ہر سورت ہی قہت کی

قاری اختیار رکھی ہے چاہی۔ یہ ہے چاہی۔ کہے مگر سورہ
 برات اگر چہ یہ سے شروع کریں بسم اللہ کہی یا نہ کہی
 اس میں یہ ہے قاریوں نے اختلاف کیا ہے لیکن قول صحیح
 یہی ہے کہ نہ کہی لیکن قراءۃ امام عاصم رحمۃ اللہ علیہ کہ اسناد ابو بکر
 اور حفص کی ہیں وہ ہے کہ بسم اللہ کہی اور اوپر تین طرح کی جائز رکھا
 طرح پہلی یہ ہے کہ سورہ گذری ہوئی سے بی اور اکل سورت
 سی ہی وصل کریں اور دوسری طرح یہ ہے کہ دونوں سورتوں
 سے فصل کریں تیسری صورت یہ ہے کہ وقف اوپر آخر سورت
 گذری ہی ہوئی کے اور وصل بسم اللہ کا سورہ آنی والی سے
 کریں اور بعضوں نے اس طرح کی تین صحیح کیا ہے اور عکس اس صورت
 آخر کا بہت منع ہے اس واسطی کہ بسم اللہ واسطی اولی سورت کے
 نہ واسطی آخر سورت کی ہے اور ممنوع عکس اس صورت آخر
 کا درمیان قرآن کے ہے اور امتدای سہران کی چاروں صورتوں
 درست ہیں جب پنجہ ابتدای قرآن کی چار صورت پڑا جاتا ہے
 اول وصل کل دو سورت قطع کل تیسری وصل اول قطع ثانی

ثانی چوتھی قطع اول وصل ثانی پر ناخجہ چاروں صورتوں کا بیان ہوتا
 ہے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد
 رب العالمین اسکی تین وصل کل کہتے ہیں اور دوسری طرح
 یہ ہے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ۵ بسم اللہ الرحمن الرحیم
 الحمد لله رب العالمین ۵ اسکی تین قطع کل کہتے ہیں اور
 تیسری طرح یہ ہے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ
 الرحمن الرحیم الحمد لله رب العالمین اسکی تین وصل اول
 اور قطع ثانی کہتے ہیں اور چوتھی یہ ہے اعوذ باللہ من الشیطان
 الرجیم ۵ بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد لله رب العالمین ۵
 اسکی تین قطع اول وصل ثانی کہتے ہیں اب اس جگہ ایک اور بات
 کہ معلوم کی جاتی ہے کہ قاری بیچ پڑھنی بسم اللہ کی اختیاری رکھی ہے
 جابہی بسم اللہ سورہ ائذہ سی وصل کری مگر وصل جابہی فصل کری
 بسم اللہ حکم گیارہ صورتوں سے اولی ہے اور نو صورتوں سے
 فصل اولی ہے چنانچہ ایک سے ستاد اس فن کی سینے ان بیس صورتوں
 کے تین بیچ نظم کی بیان کیا ہے کہ جو شخص جابہی معلوم کرے

* باز وہ سورۃ است در زمان * کہ در وصل اہل
 است اولی * فاتحہ وقارہ و قمر رحمن * کہف و
 انفاس و انبیاء سببا * سورۃ الحاقہ علی فاطر *
 و ریزہ دیگر است قطع سزا * بنہ ماقتالہ و الہکم * عبس
 و قبت و دو ویلی و دو لا * و الحمد اعلم *

باب دوسرا

پنج بیان نخر جون سرفون کی اب جانا چاہیے کہ حروف گنتی
 کے سب انتیس ہیں اور لاکھ گنتی میں نہیں ہر اس واسطی کہ لام
 اور الف سی مرکب ہیں اور مراد حروف مفردات سی ہیں اور ہمزہ
 ان سرفون میں داخل ہیں اور سرق ہمزہ اور الف میں ہیں
 کہ ہمزہ متحرک ہوتی ہے اور ساکن بھی ہوتی ہے اور اپنی
 صفات بر قایم رہتی ہے اور الف ہر وقت ساکن
 ہوتا ہے اور نخر کہ کہے غیبین ہو

اور تا اور صفات میں ماقبل کے تابع رہتا ہے کسواسطی کہ جب
 تین دوسرے احرف نہ ملائی نہین پڑا جاتا اب جانا چاہیے
 منخرجون کی خلدت ہی بعضی کہتے ہیں کہ ہر ایک حرف کا جدا منخرج
 ہے اور بعضی کہتے ہیں کہ منخرج تمام حرفوں کے تین ہیں حلق
 اور دہن اور لب اور بہت یوں کہتے ہیں کہ سولہ منخرج ہیں
 منخرج سے ایک حرف اور کسی سے دو اور کسی سے تین حرف
 خلقت میں اب جانا چاہیے کہ خلقت کی تین منخرج ہیں اول اور درمیان اور
 آخر اول خلق کہ طرف سینہ کی منخرج دو حرفوں کا ہے ہمزہ او وھ
 اور الف کی تین ہوا سنہ کی سے کہتے ہیں اور بعضی قاری الف کو گھڑ
 ھد اور ہمزہ کی منخرج سے کہتے ہیں اور صحیح ترین یہ ہے کہ الف کا
 منخرج ہوائی ہے اسواسطی کہ الف حرف مدہ میں شامل ہے اور
 حرف مدہ کا منخرج بلا اتفاق ہوائی ہے اور درمیان خلق کی سے
 دو حرف باہر آتی ہیں آخ اور ع اور آخر خلق کی سے طرف منہ کی
 دو حرف ہیں خ اور ع اور منہ کی تین دس منخرج ہیں اور
 ابھارہ حرف ہیں اول منخرج ق کا ہے آخر زبان کے سے

اور آخر تا اد کی سے طرط حلوہ کی بہات اندر کی طرف سے
 دوسری گہری آخر زبان اور تا لو کی سے طرف منہ کی بہات
 کی باہر کی طرف سے تیسرا مخرج اور ریش اور سی غیر کا ہے
 درمیان زبان اور تا لو کا جو تہا مخرج ض کا ہے کناری زبان کے
 اور بیچ طوا حین کی سے دونوں طرف سے جسطرف سے جا ہی کہے
 لیکن بائیں طرف سے اسان نکلتا ہے اور مشہور ہے کہ حضرت امیر المومنین
 عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیشہ دونوں طرف سے خوب ادا کرتی تھی
 اور دقت کہنی ض کے مقابل اس کی اگر پیشانی میں چین پڑی
 تو غیب نہیں اور مخرج ل کا با سحوان ہے کناری زبان کے
 اور بیچ ضا حاک اور ناب کے سے اور مخرج چٹان کا ہے کرنا سے
 زبان کی اور بیچ ناب اور رباعیہ کیسی اور مخرج سنا توان رک کا ہے
 کناری زبان کی طرف پنجی کی سے اور بیچ رباعیہ اور ثنائیہ علیا
 کی سے اور بعضی قاریوں نے ل اور ق اور سا کی تین
 ایک ہی مخرج کہا ہے کچھ مخرج نہیں کیا و اللہ اعلم اور مخرج
 اٹھوان ت اور د اور ط کا ہے دوسری زبان کی سے

اور سچ ثناء علیا کی ہے اور مخرج زبان کے اردو اور قحط کا ہے
 سری زبان کی ہے اور سری ثناء یا علیا کی ہے اور مخرج
 دسوان سن اور ز اور ص کا ہے سری سری زبان کے
 اور سری ثناء یا سفلی کی ہے اور ہونٹوں کی دو مخرج ہیں
 اور چار حرف ہیں اول مخرج ت کا ہے شکم بخبی ہونٹ کا اور
 سر ثناء یا علیا کا دوسرا مخرج ت و اور ب اور م کا
 ہے درمیان دو نو ہونٹوں کے کسی لیکن رجوت دونو ہونٹوں کی ہے
 اور ب سری ہونٹوں کی ہے اور م خشکی ہونٹوں کی ہے اور د
 کا ایک مخرج ہے اور دو حرف ہیں ت اور م بشرط سکون اور
 اگر متحرک اور مظهر ہودین مخارج اصلی اپنی سے نکلتی ہیں

باب تیسرا

سچ بیان ہفتہ حرفوں کے ہر اب جانا چاہیئے کہ ہر ایک
 صفت دوسری صفت کی ضد ہے پس اس سے معلوم
 کر لی کہ جو صفت جس حرف کی ہو وہی ضد اس کی ہو

بنائی جائیگی اور ہر حرف کی پانچ صفات ہیں سبکی مہربانی ہلکی اور
 سبکی سات بی ہیں چنانچہ حروف مہموہ دس ہیں مخشہ
 شخص سکت عجم پنج لغت کی اواز سست اور نازان کہتے ہیں
 کہتے ہیں عینی ان حروف کی کہتے وقت دم جاری ہونی سیسے
 بند نہیں ہوتا اسی صفت کی سبب اس صفت کا نام مہموہ رکھا
 ہے اور مہموہ کے ضد مجہورہ ہے اور مجہورہ اس کی تین کہتی ہیں
 زور اور قوت اور سبکی سے اپنی مخرج سے نکلیں پس دس
 آہارہ حروف باقی رہی وہ سب مجہورہ ہیں اور حرف شدیدہ
 آہہ ہیں اجد قد بکت شدیدہ اس کی تین کہتی ہیں کہ اپنی مخرج
 سے نکلتی ہوئی کمال زور سختی سے نکلی اور ضد اس کی رخوہ ہے اور
 رخوہ کمال نرم کی تین کہتے ہیں اور دسے پندرہ حرف ہیں اور پانچ
 حرف ہیں کہ اولی تین بین بین کہتے ہیں عینی درمیان سختی اور
 نرمی کی سماع ل م ن اور حروف مدہ ہیں بین اوقی انکی
 تین مدہ اس واسطی کہتے ہیں کہ مدہ سوا ہی ان تین حروف کی
 اور کسی میں نہیں ہوتا اور ضد انہوں معصورہ ہے پس

پس باقی تمام حروف کو تینوں سوای ان تینوں حروف کے مقصود
 کہتے ہیں اور حروف مستفید سات ہیں حص حفظ قفا
 اور مستفید اس واسطی کہتے ہیں کہ وقت کہنی ان حروف کے
 زبان بلند سی بطرف میل کرتی ہے اور ضد اس کی مستفید ہے
 یعنی بطرف پستی کی زبان میل کرتی ہے اور حروف منطبقہ چار ہیں
 ص غ ط ظ اور منطبقہ اس سب سے کہتے ہیں کہ وقت کہنی ان
 حروف کے زبان تالو کی تین ڈھانک لیتی ہے سرپوش کی طرح اور
 ضد اس کی منفتح ہے سوای ان چار حروف کی تمام حروف منفتح ہیں
 اور قلقلہ پانچ ہیں ق ط ب ج د اور مشہور ترین ان پانچوں حروف
 میں ت ہے مخصوصا جس وقت کہ ساکن ہو وی اور قلقلہ اس واسطی
 کہتے ہیں کہ وقت اداسی انکی سے جنبش ہوتی ہے اور ضد انکی ساکن
 ہے اور سوای ان صفات کی اور بھی صفتیں ہیں کہ وہ بعض بعض
 حروف اور واسطی خاص ہیں جیہ کہ تین حروف کے صفت
 صغیر ہے اور وی م ر اور ص اور صغیر
 اس کی تین کہتے ہیں کہ ایک او از مثل کنجش کے درمیان

دانتوں اگلوں سے پیدا ہوا ہے اور نقشی ایک حرف کے
 صفت ہے اور وہ ش ہے اور نقشی او کو کہتے ہیں کہ وقت
 اداسی اس حرف کی آواز ساری منہ میں پریشان ہوتی ہے اور
 دوہ حرفوں کی صفت ہے اور وہ سہ اور کل ہیں اور مخرف
 اس واسطی کہتے ہیں کہ وقت کہنی ان حرفوں کے زبان مخرف
 ہوتی ہے آل او پر مخرج نون کے اور سہ او پر مخرج آل
 کے اور ایک صفت مکرار ہے اور وہ صفت سا کی ہے اگر
 کہتے ہوئی احتیاط نہ کری تو مشدہ ہو جاویں پس چاہی
 اسطرسی پڑھی کہ سا مکرر ہو جاویں اور ایک صفت
 مستطیل ہے اور وہ ض کی تین ہیں اور مستطیل اس واسطی
 کہتے ہیں کہ وقت ادا کرنی ض کی زبان درازی کتی ہے مخرج
 لام تین اور الف کو صفتوں اس واسطی شمار نہیں کیا ہے کہ الف
 نبیر دو سر حرف کی پڑا نہیں جاتا بس بیچ ہر وقت
 کی تابع ماقبل کے ہوتا ہے جو وہ بر ہوگا تو یہ بھی بر ہوگا
 وہ باریک ہوگا تو یہ بھی باریک ہوگا اس واسطی او کو صفات میں اعتبار

نہیں کیا اور بعضی صفیں بہ نسبت مخارج کی مشہور ہیں جیسا کہ
 چہرہ و دست و پائی ہیں اور بہ نسبت مہات کی ق اور ک کی تین
 سو کہتے ہیں اور ق کی تین غلطی بھی کہتے ہیں اور ک
 کی تین عکس کہتی ہیں اس واسطی کہ مہات کی اندر کی جانب غلطی
 اوپر باہر کی جانب کو عکس کہتے ہیں اور سیم اور ش کی غیر مد کی
 تین شجری کہتے ہیں اور شجری اس سبب سے کہتی ہیں کہ جو
 کام اور زبان کی تین پس کہوئے اسکا نام شجری ہے
 اور ض کی دو صفیں ہیں ضری اور حافی اضر اس تمام ڈھانڈون
 کی تین اور حافہ کہہ زبان کی تین کہتے ہیں اور ض انہیں
 درنوم سے نکلتا ہے اس سبب سے ض کی تین اضر ضی اور حافی
 کہتے ہیں اور لام اور نون اور س کی دو صفیں ہیں تھری
 اور زلفی لٹہ اس جگہ کی تین کہتے ہیں کہ جس جگہ سے
 دانت نکلتی ہیں اور زلفی نوک زبان کو کہتی ہیں اور ت اور
 د اور ط کی صفیں طعی اور زلفی ہیں قطع شکن تاملو
 کے تین کہتے ہیں متصل پنج ثنا یا علیا سے کے اور

ت اور خ اور ظ کی صفت زلفی ہی اور ن اور س
 اور ص کی صفت اسکی ہی اور اس کے باریکی زبان کو کہتے
 ہیں اور شفوی چار حرف ہیں ت اور د آ و اور میم اور ب اور
 سو اسی ان صفات کے اور بی صفات ہیں لیکن مشہور کم ہیں
 اور اس کے نگار کو بی منظور یہ ہے کہ وہ یہ صفات اس
 جگہ نہ لکھے کہ ہر ایک کی بے تکلف فہم میں آ جاوین
 اس واسطے وہ لکھتے ہیں نہ تائیں اور بس ۴ ۴

باب چوتھا

بیچ احکام نون اور تنوین کے اب جانا چاہی کہ جو حرف پہچ
 نون ساکن اور تنوین کے آتی ہیں سب اٹھائیں ہیں اور الف
 این داخل نہیں اس واسطے کہ الف ہر وقت ساکن ہوتا ہے اب
 جانا چاہئے کہ ادغام چہ حرف نہیں ہوتا ہے اور وہی یہ ہیں
 ی سام ل و ن کہ ان کی تین حرف پر ملوان کہتے
 ہیں کہ جو پہچ نون ساکن کے یا تنوین ان حرفوں میں

۱۰۔ امن حرفونہیں سی کوئی سا ایک حرف آدمی ساری قاری ادغام
 کریتے ہیں اور یہ ادغام اوپر دو قسم کی ہی قسم اول ادغام
 باغہ ہوتا ہی م ن وی اور غنہ اوس اواز کی تین کہتے ہیں
 کہ دماغ سی باہر آتی ہی مثل م کی یہ ہی من مثلاً اور عذاب
 مقیم اور ن کی مثال یہ ہی من نوہر اور یومئذ ناعما
 اور مثال و کی یہ ہی من و لد اور رَحْمَةً وَاسِعَةً اور
 مثال ی کہ یہ ہی من یقول اور عظیم یوم اور قسم
 دوسری بی غنہ کی ہی اور وہ دو حرفونہیں ہی ساں مثل س
 کی من س بکم اور غفور رحیم اور مثال ل کی یہ ہی
 من لکین اور جُمْلَةٌ مَلْؤُۥۃٌ اور جانا جاسی کہ ادغام اسوقت
 ہوتا ہی کہ نون ساکن ایک کلمہ میں ہو دی اور یہ حروف دو
 کلمہ میں ہو دیں تو ادغام نہیں کرتے بلکہ اظہار کرتی ہیں مثال
 اوکلی جو ایک کلمہ میں حرف میز ملکون اور ن ساکن باہم
 ہو دیں یہ نہیں الگ مینا اور ہشیان اور قنوان اور صنواب
 یاد ساری ٹرائین سوای ان چار مثال نی کے نہیں آیا ہی اور

سبب نکرئی ادغام کا وہ ہی کہ ادغام واسطی ہلکا کر نیکی ہے
 اور جو ایک کلمہ میں ادغام کرین تو ثقیل ہوتا ہی اور دوسری
 یہ کہ ایک لغت دو سکر لغت سی ملتے ہو تا ہی الدُّنْيَا
 بُيَاكُ قَوَانٍ صَوَانٍ عَلَى نَدِ الْقِيَاسِ اور اظہار بیج چہ
 حرفون حلقی کی ہی اور دی ء ہ ح ع خ غ جو چھی نین
 ساکن یا تنوین کی ایک ان حرفون میں سے کو بی حرف آوی
 تمام قاری اظہار کرتی ہیں خواہ ایک کلمہ میں ہو و خود و کلموں میں
 ہو وی اور مراد اظہار سی وہ ہی کہ نون ساکن ہو یا تنوین ہو
 اپنی حالت اصلی پر رہی اور کچھ تفسیر نہ آوی مثال عر
 کی بیج ایک کلمہ کے یُنَاوَنَ مثال دو کلموں کے اَدْنٰ
 اَمْسَدَ مثال تنوین کی ذَا هَبْ اِلَى الْحِجَابِ مثال ہر
 کی بیج ایک کلمہ کی يَنْهَوْنَ مثال دو کلموں کی وَمَنْ
 حَاجَبًا مثال تنوین کی وَكَلِمَةٌ هُوَ مَثَالُ ح کی ایک کلمہ میں
 اَنْعَمْتَ مثال دو کلموں کے وَمِنْ جِلْمٍ مثال تنوین کے
 وَبِذِي عَظْمٍ مَثَالُ ح کی ایک کلمہ میں وَتَنْجُوْنَ مَثَالُ

دو کلموں کی دُمِ حِثِّ مثالِ تنوین کی وَبِعْلَامِ حَلِیْمَہ مثال
 نَع کی بیچ ایک کلمہ کی فَسَلْنَعُضُوْنَ مثالِ دو کلموں کے
 وَمِنْ عِزِّکُمْ مثالِ تنوین کی قَلِیْلَۃً حَلَّتْ مثالِ خ کی ایک
 کلمہ میں وَالْمُتَخَفَّةُ مثالِ دو کلموں میں وَمِنْ خِلَاقِ مثالِ
 تنوین کی وَنَزَّاحًا لِّدِیْنِ اور بیچ ایک حرف کی قلب ہوتا
 اور وہ ت ہی عینی جو چھپی نون ساکن کے یا تنوین کے
 حرف ب آوی اوس نون ساکن اور تنوین کی تین میم سی
 بدل کریتے ہیں تمام قاری خواہ ایک کلمہ میں ہو وی خواہ
 دو کلموں میں ہو وی مثالِ ایک کلمہ کی اَبْنُہُمْ مثالِ دو
 کلموں کے مِنْ لَعْدِ مثالِ تنوین کے سَمِیْعٌ بَصِیْرٌ
 اور بیچ پندرہ حرفوں باقی کے اخفا ہی اور وی یہ ہیں

ث ج د ذ ز ش ض ط ظ ف و
 ت عینی تمام قارئین ساکن اور تنوین کے کتب
 اخفا یا غنہ کرتی ہیں جو ایک ان پندرہ حرفوں میں سے کوئی
 سا حرف آوی چھپی نون ساکن کی یا تنوین کی خواہ ایک

کلمہ میں یہودی خواہ و کلمہ بنی یہودی اور معنی اخفا کی
 وہ ہیں کہ فون ساکن اور تنوین کو ایسی طور سے ادا کری کہ نہ
 اظہار یہودی اور نہ ادغام یہودی بلکہ ایک حالت یہودی
 در میان ان دونوں کی مثال ت کی ظننتم فان تاب و
 زکوة تریدون مثال ت کی اننی ومن نقلت و
 ظلت ثلث مثال جیم کی اجمعکم وان جفوا فصد
 حمیل اور مثال د کی جند ما هنا ومن دخله و عملا
 دون مثال ذ کی لتذس ومن ذی الذی وظل ذی
 ثلث مثال ز کی تنزل الکلب ومن زکوة و غلاما
 ساکیا مثال ص کی یسعون ومن سلاک و سراج
 سلیمان مثال ش کی یسدون ومن شهد و عفو
 شکور مثال ص یصرون و لمن صبر و عملا صالحا
 مثال ض کی مضجود و من ضعیف و ذریۃ جند قاع
 مثال ط کی منطلق الطیر فان طعن و یحلی کلکھا مثال
 ظ ما نظر کیف و من ظلم و بداء ظاہرا مثال ف

ت کی افسلۃ فان فاق ارامقصورات فی الحیام
 مثال ق کی یقلب الیک ومن قال وعلیہ قدیر مثال
 ک کی صنکا وخنسہ وان کان ورسول کریم اور کبھی
 یون ہوتا ہی کہ تنوین کتین حرکت کسرہ کی دیتی ہیں واسطی
 جمع ہونی دوساکن کی مثال او کی یہی ہی توح ان ابنتہ والیما
 بن الذی ویغلا من انمہ

باب پانچواں

بیج بیان ادغام کی اب جانا چاہی کہ ادغام کہاں ہوتا ہی
 اور اس سبب ہوتا ہی ادغام وہاں کہ دو حرف جمع ہو دیں
 کہ اسپین کچھ نسبت رکھتی ہوں اور اول اول کساکن ہو
 اور دوسرا متحرک اول کی تین دوسری میں ادغام
 کرنے میں اور نسبت تین طرح کی ہی خواہ سبب ایک ذاتی
 کی خواہ سبب ایک مخرج کی خواہ سبب قرب مخرج کی
 ہو دنی اوس جگہ ادغام ہوتا ہی لیکن ان میں بعضی جگہ تمام

فی ادغام کیا ہی ق کی تین یح ک کی اور یح باقی ضبط
 صفت استقلال کی خلاف کیا ہی اور صحیح نروہ ہی کہ صفت
 استقلال باقی نرہی اور حضور فی اطہار کیا ہی لیکن قول ضعیف
 ہی اور معمول نہیں اب ل تعریف کی ادغام کا بیان ہی کہ اسکو
 تمام قاری ادغام کرتی ہیں اور ہمزہ کہ لام تعریف سی پہلی ہوتی
 ہی اسکو ہمزہ وصلی کہتی ہیں اور اسکو ادل کلمہ کے
 اسواسطی لاتی ہیں کہ ابتدا کلمہ کی حرف متحرک چاہی ساکن
 نہیں چاہی اور وہ لام تعریف کا یہ چودہ حرفون کے ادغام
 ہوتا ہی اور وہ یہ ہیں ت ث د ذ ر ز س ش
 ص ض ط ظ ل ن اور یح چودہ حرفون باقی کی ادغام
 نہیں ہوتا اور دی یہ ہیں ع ب ج ح خ ع غ
 ت ق ک و م ہ ی اور الف انین داخل نہیں کسواسطی
 کہ الف ہر وقت اور ہر حالت میں ساکن ہوتا ہی اور اجتماع
 ساکنین کا محال ہی اور مثال ان حرفون کی تمام در انین
 ہی پس یہی ادغام کہ تمام اور پرسی ذکر اولیٰ چلا آتا ہی نزدیک

تمام قاریوں کی ہیں اور باقی انکی سوای اور قاری ادغام کرتی
 ہیں اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کہ قرأت اونکی اسس ملک
 میں بہت مروج ہی سوای ان ادغاموں کے سب جگہ اظہار کرتے
 ہیں مگر بیچ دو جگہ کی ایک سورہ اعراف میں یَلْهَتْ ذَٰلِكَ
 ت کی تین بیچ ذلک کی ادغام کرتی ہیں مگر بیچ حالت
 وصل کی اور جو وقف کریں تو ادغام نہیں ہونیگا کسواسطی
 یَلْهَتْ کی اوپر علامت وقف کی مطلق ہی اور دوسری
 سورہ ہود میں یَا بَنِيَّ اَنْزِلْكَ مَعْصَابَ اَرْكَبٍ کتین
 بیچ میم معاک کی ادغام کرتی ہیں اور اسواسطی ان دو جگہ کی
 سوای امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی تمام قاری ادغام کرتے
 ہیں چنانچہ ذاذ کی تین بیچ چہ حرفون کی ادغام ہوتے
 ہیں اور وی یہ ہیں ت ج ذ نر س ص مثال دیکھ
 یہ ہیں اذ تَبَّرَ عَالِدَيْنِ اور اذْجَاعُکُمْ اور اذْ
 دَخَلُوا اور اذْ نَزَّلْنَا اور اذْ صَفَّوْا اور قد کی آیت
 حرفونین ادغام ہوتی ہیں اور وی یہ ہیں ج ذ نر

ما قبل اوسکا مفتوح ہووی اور د اوسا کن ما قبل اوسکا
مفتوح ہووی یہہ دونون حرفت لین این اور سبب مد کا
ہمزہ ہوتا ہی یا سا کن ہوتا ہی اور بعضی قاری اسد کی نام من
قطبہ سم سی مد کرتی ہیں اور رحمن میں ہی مد کرتی ہیں اسوا سطر
کہ مد کر نہیں لفظیم زیادہ تر حاصل ہوتی ہی لیکن معمول نہیں
اور ہمزہ کی جگہ اسوا سطر کرتی ہیں کہ تا ہمزہ اپنی مخرج سی
خوب آدا ہووی اور سکون میں اسوا سطر کہ تا خوب معلوم ہو
کہ اس جگہ اجتماع ساکنین کا ہی اور اس کی تین بجایا
حرکت مقرر کیا ہی پس جو ہمزہ بعد حرث مد کی آوی وہ مد
اور پر دو قسم کی ہی اول وہ کہ حرف مدہ اور ہمزہ ایک
کلمہ میں آوی اوسکی تین مد متصل کہتے ہیں مثال اوسکی یہہ
ہی جَاء اور سَوَّع اور چِیخِی دوسری وہ کہ حرف
مدہ اور ہمزہ دو کلموں میں آوی اوس مد کی تین مد مفصل کہتے
ہیں مثال اوسکی یہہ ہی مَا اَنْزَلَ اور قَالَ وَاَنْزَلَ ہی اور
فِي اَمْصَا اور کہنی میں مد متصل کو سیا ہی سی اور مد مفصل کو

سرخی سی کہتے تاکہ نادائق معلوم کر لی اور جو بعد حرف مد
 کی حرف ساکن آری وہ بی اور پرو قسم کی ہی ایک مد سکون
 اصلی ہی اور دوسرا مد سکون عارضی ہی لیکن مد سکون اصلی
 اوپر تین نوع کی ہی نوع پہلی وہ ہی کہ بیچ اوائل صورتوں کی
 انما ہی حروف ہجائین مثال اؤنکی یہہ ہی آلہ اور کیس
 اور طسم اور اس مد کی کتین مد فواخ اور مد مشع
 اور مد حروف ہجائے ہیں اور بیچ اول سورہ آل عمران
 کی تمام قافیہ م آلہ کتین ساتھ اس کی وصل کہتے ہیں
 اور م کتین حرکت فتح کی دیتی ہیں اور اس کو بسبب التقاء
 سین کی یای میم کی تین اوپر تین طہ حکی جائز کہا
 اول قصر اور دوسری قوسط اور تیسری طول نوع دوسری
 وہ کہ ساکن اول حرکت مدہ ہو و اور دوسرا حرف ساکن مدغم
 ہو وی مثال و سکی یہہ ہی ولا الصالحین اور دآبۃ اور
 الجحاجونی اور اس مد کی تین مد سکون مدغم ثانی کہتے
 ہیں نوع تیسری وہ ہی کہ حرف مد منقلب ہنرہ سہی ہو وی

اوس مکی تین مد متقلب اور مد بدل ثانی کہتے ہیں مثال
 اوسکی یہی آلاَن کسوا سطلی کہ اصل اوسکی اعلان
 تھا ہمزہ دوسرے کی تین الف سی بدل کیا ہی پس جب اجتماع
 ساکنین کا ہوا اور پہلا ساکن حرف مدہ ہوا تو اوس وقت مد
 موافق قاعدہ کی ہوا اور پہلی ہمزہ کتین اسوا سطلی جزئی
 نہیں کیا ہی کہ وہ ہمزہ استفہام کی ہی اور اسطر حکام تمام
 قرآن میں چھ جگہ آیاتی دو جگہ عَالَمِ الْکَرِیْمِ سورۃ انعام
 میں در دو جگہ اَلَاَن سورۃ یونس میں اور دو جگہ
 عَالَمِ الْکَرِیْمِ سورۃ یونس اور دوسرے سورۃ غل میں اور
 جانا چاہی کہ تمام قاریوں نے اس ہمزہ کی پڑہنی میں یک
 وجہ اور ہی جائز رکھی ہی اور تسہیل لغت میں آسان اور
 سہل کر نیکی کہتے ہیں اور قاریوں کی اصطلاح میں ہمزہ
 کتین در میان ہمزہ کی اور الف کی یاد در میان ہمزہ اور واو
 کی یاد در میان ہمزہ اور یا کی پڑہنی کو کہتے ہیں پس جو ہمزہ
 مفتوح ہوئی اوسکو اسطور سی تسہیل کہی کہ در میان

ہنرہ کی اور الف کی ادا ہودسی مثال اے عجیبی اور ہنرہ
 ہنرہ مضموم ہوا و سکودریان ہنرہ کی اور و او کی ہنرہ
 چاہیئے مثال قل اذ بذلک اور جو ہنرہ کسور ہودسی
 او سکودریان ہنرہ کی اور یا کی پڑھتی ہنرہ مثال قل اذ بذلک
 اور اول باب سی تو یہاں تک حروف مدہ کا مذکور تھا اب آگے
 حروف لین کا مذکور شروع ہوا حروفون لین کا ہی مراد پر دو
 طرح کی ہی اول مدہ وقفی ہی دوسرا مدہ غیر وقفی اور دونوں
 قسموں کی مدبب سکوان کی ہی اس واسطی کہ مدبب اجتماع سکوان
 کی ہی ہنرہ کی سبب سے ہنرہ اور اس مدہ کو تمام فارسی کرنی ہنرہ لیکن
 درش رحمۃ اللہ علیہ سبب ہنرہ کی ہی مدہ کرتے ہنرہ مثال
 شیء اور ذرۃ السوء اور درش رحمۃ اللہ علیہ اسکی
 تین دو طرح پڑھتی ہنرہ مدہ طول اور مدہ توسط وقف کی حالت
 میں اور وصل کی حالت میں ہی اور قراءۃ اولیٰ اور ہی ہنرہ
 جو کوئی سبع سی معلوم کہ تو معلوم ہودسی اور اس حکم کے
 ضرور ہی ہنرہ کسواسطی کہ ان شہر و نین قراءۃ امام رحمۃ اللہ علیہ

علیہ کی اکثر لوگ غیر ہستی میں نوع پہل وہ ہی کہ سب وقف
 کی وجہ سے ساکنین ہوتا سی مثال ہی حد ساء المذیہ او خیر
 اور انین ہی وہی دو نو وجہ جائز میں اور معمول میں بینہ
 مد طول اور مد توسط اور قصر کتین ہی جائز رکھا ہی اور کچھ
 فرق نہیں در میان اوسکی کہ حرف ساکن دوسرا ہمزہ ہو
 مثال شعی اور سوئے یا سوای ہمزہ کی کوئی اور حرف ہرو
 جیسا کہ اب پر گذر چکا نوع دوسرا مد غیر وقفی ہی کہ وہ مخصوص
 ہی او ایمل سورٹون کی اور لفظ عین کے اور یہہ دد جکہ سے
 زیادہ نہیں ایک سورۃ مریم کی اول کے بعض اور
 دوسری سورۃ شوری کی اول جمع عشق این ہی
 وہی دو جگہ جائز رکھی ہیں یعنی مد طول اور مد توسط کسر
 پہلی وجہ کتین بہر رکھا ہی یعنی مد طول اب الگی بیان سدا جائے
 مقدار مد کی موافق قراۃ امام عاصم رحمۃ اللہ علیہ کی مقدار
 کو اور مد مفصل کو چار الفی کہتے ہیں اور مد واسم کرنا
 مقدار الف کا اور پر سنی کی فارسی تہ سی یا او پر گستی نشتان

انشاء تا کئی مرقوف ہی مثلاً کہ واسطی ہر ایک الف کی ایک
 دنگلی کتین عقد کری لیکن آہستگی سی نہ ساتھ جلد ہی کے
 اور نہ ساتھ آہستگی کا پس بیچ مدچار الفی کے چار
 روٹکیوں کو عقد کری علیحدہ علیحدہ یا ایک انجلی کتین چار
 دفعہ عقد کری و علیٰ ہذا القیاس مدشبع میں اور مدسکون
 مدغنی میں اور مدمقلب میں سہ الفی اور بیچ سکون وقفی کتین
 بین بیس وجہ جائز رکھا ہی جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا ہے
 سہ الفی اور توسط دو الفی قصر ایک الفی ہی اور اس طرح
 ہی سکون وقفی حرف بین میں اور عین فواتح میں اور بعضوں نے
 کہی ہی کہ طول چار الفی اور توسط سہ الفی اور قفل پہلا اولی
 اور اب یہ جانا چاہیے کہ اقسام مدین قاریوں کتین
 اختلافات واقع ہو اہی بعضوں نے کہا ہی پندرہ ہیں اور بعضوں
 نے بارہ کہیں ہیں اور بعضوں نے دس کہی ہیں اگر ان کو تمام
 بیان کیجئے تو طول عبارت ہوتا ہی درجہ کچھ ضرور نہیں اور
 اس کو تمام بیان کر نیکی دو سبب ہیں اول یہ کہ اس حکم طول

بحارت کا منظور ہین دوسری وہ کہ اسجک زہ قواعد
 بیان کیے ہین کہ ہر ادنیٰ اور اعلیٰ کی بھی فہم میں آجائیں پس بتنا
 معلوم کیا جاسیے کہ سبب مد کی دومین اول وہ کہ حرف مد کی الی
 ہمزہ آوی خواہ ایک کلمہ میں خواہ دو کلموں میں اگر ایک کلمہ
 میں آوی اور سکون اصلی متصل کہتے ہین کہ واسطی کہ مد نفس
 کلمہ میں ہی مثال جائے اور جو دو کلموں میں آوی اور سکون منفصل
 کہتی ہین مثال ما انزل تیسری مد بدل ہی مثال من امن
 اور یہ مد خاص قراءۃ امام ورش رحمۃ اللہ علیہ کی ہے اور جو
 مد سبب سکون کی ہو اور سکون بھی دو قسم ہین یا اصلی ہی یا
 عارضی ہی مثال سکون اصلی کی یہ ہی حتمی استحقاق اور سکون
 سکون اصلی کہتے ہین اور اس مد کو مد فواتح اور مد مشبع اور
 مد حروف ہجاء ہی کہتے ہین دو قسم سکون عارضی کہ وقف
 کی سبب ہی ہوتا ہی جیسے یَعْلَمُونَ وَلَیْسَ لَکُمْ اَنْتُمْ اِسْرَافِیو
 مد وقفی کہتے ہین اور جو اجتماع ساکنین کا ہو وی اور ہجاء ہی
 حروف مد کی حروف لین کا ہو و اور حروف لین کو ہجاء حروف

اثبات اللہ تعالیٰ اور بہت خیرین لکھنی میں ہنن پڑھنی میں
 آتی ہیں جیسی داؤد اور یلقون اور یسئوون سواغی
 کنایہ بھی اسی قبیل سی ہی کہ اوسکی تین صلہ کرتے ہیں یعنی
 ایک وادیا ایک ہی زیادہ کرتی ہیں پڑھنی میں اور وصل میں
 اور لکھنی میں اور وقت میں ہنن پس جو ہای کنایہ کہ مضہ
 ہو دی یا کمسوز ہو دی اور ماقبل اور مابعد اوسکی حروف
 متحرک ہو دیں تمام قاری دس ہای کتین صلہ کرتے ہیں
 مثال بہ کل اور لہ ذریعہ بہ ان یوصل اور سبحانہ
 ان یلقون لہ اور جو مابعد اوسکی ساکن آوی صلہ ہنن کرتے
 واسطی اجتماع ساکنین کے پس جب کہ صلہ ہوا مدہی ہو تو
 ہو مثال اللہ اور لہ اللہ اور جو ماقبل اور جو ماقبل اوسکا
 ساکن ہو دی اور مابعد متحرک تو بی صلہ ہنن مگر امام ابن کثیر
 تمام قرآنین اس ہای کتین صلہ کرتے ہیں مثال فیہ آیت
 اور اللہ جمیعاً اور ولن ینقنوا ابداً اور حصص راہی
 امام عاصم رحمۃ اللہ کی فی ایک جگہ تمام قرآنین متابعت امام

اکثر کی ہی آخر سورہ فرقان کی قید مہانا اور جانا چاہی
 کہ ان نیکو ویرضہ لکھ سورہ زمر میں اسی قسم کی ہے
 کسواسطی کہ اصل اوسکی بیوضہ تھا واسطی حرف
 شرط کی الف لکھنا موقوف ہوا اور جو ماقبل اور مابعد
 و نون ساکن ہو وین قوی صلہ نہیں ہوتا جیسی مثال
 اوسکی موجود ہی منہ الاقمار اور منہ الماء اور
 علیہ الموت ما دلہم اور ہامی یا شغب ما نفقہ کے
 سورہ ہود میں اور لئن لم نقتل سورہ مریم میں اور لئن
 ننتہ سورہ علق میں ضمیر نہیں بلکہ اصل کلمہ کی ہی سوا
 اور کلمہ نہیں کرتے

باب اہموان

بیج بیان تفخیم اور ترقیق بڑھنی لام اور را کی معنی
 کی کھان اور غلیظ بڑھنا ہی اور معنی ترقیق کے تنک اور
 چھوٹا بڑھنا ہی ب جانا چاہیے کہ تمام قاری لام اور
 کشین جو مابعد فستح اور ماضی کی اوسی یُر بڑھتے

بین مثال قال الله اور رسول الله اور جو بعد
 کسرہ کی آدمی تو تمام قاری باریک پڑھتی ہیں مثال
 بسم الله مکر تفصل بہت سی جاہتی سی پس جو
 راسی مفتوح ہو وی یا مضموم ہو وی پڑھنا جاہتی
 مثال ساکبہ اور سا سلہ اور جو مکسور ہو وی اوس
 را کو باریک پڑھتی ہیں مثال سحلت الشتاء اور
 جو راسی ساکن ہو وی تو اؤسکی اعتبار ہی جو حرکت ماقبل
 کی فتح یا ضم ہو تو پڑھنا چاہیے مثال ء انذر تھم
 اور یہاں سا سلہ اور جو ماقبل مکسور ہو وی تو باریک
 پڑھا چاہیے مثال ام لہ تنذر ہم مگر بیچ تین جگہ
 کے اول وہ کہ بعد راسی ساکن کی کوئی حرف مستغلیہ
 میں سیادی تو پڑھ ہی مثال فراطس اور مرصدا
 اور فرقة کسوا منطی کہ ماقبل یون جاہتا ہی کہ باریک
 پڑھ ہی اور حرف مستغلیہ جاہتا ہی کہ پڑھتی ہیں ربوع
 طرف اصل کی کیا چاہیے کسوا منطی کہ اصل میں را کو براہ

اور حرف مستقلہ میں سوا سطحی شمار نہیں کیا ہی کہ وہ
 ساقون حروف ہر حالت میں پُر پُر ہی جاتی ہیں اور پُر
 پُر ہمارا ہی شرط پُر موقوف ہی جسکے شرط یا ہی گئی تو
 پُر پُر ہمارا لازم ہوا اور حرف مستقلہ اس قاعدہ میں تین
 سے زیادہ نہیں آئی ہیں ایک ط ب ج ق ط اس کے
 اور دوسرا ص ج ز صا د کی اور تیسرا ق ب ج ز ر ق
 کی اور باقی جا حرفون کی مثال کہ ظ خ ص ع ہین
 نہیں آئی ہی مگر کلام عرب میں آئی ہی چنانچہ کتابون میں لکھی
 ہوئی ہی مثال ا ر خ ا ع ع ا اور ا ر ص ا ع اور ص ر غ ا م
 اور مثال ظ کی کلام عرب میں ہی نہیں بائی جاتی اور جانا
 چاہیے کہ تار یون نے پ ج پُر پُر ہی فرق کے اختلاف کیا ہی
 بعضون نے پُر پُر ہی جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا اور بعضون نے
 کھانی کہ باریک پُر پُر جیسا کہ سوا سطحی کہ سبب باریک
 ہو نیکا غالب ہی سوا سطحی کہ را سا لن در میان دو کسوئی
 واقع ہوا ہی اور معمول اکثر لوگوں میں پُر پُر ہی کا ہی اور دوسری

یہ کہ وہ کسو کہ ماقبل را رسا کن کی آتا عارض ہو
 او سکو ہی پر پڑھتی ہیں او کسر عارضی دن ہوتا ہی کسی
 وقت پڑھا جاتا ہی جیسی کسرہ نمبرہ وصلی کا ہی کہ وہ ابتدا کلمہ
 کی ہوتا ہی اور جو وصل کیجئے تو موقوف ہوتا ہی ارجع الیہم
 اور ارجع الیہم اور ارجعون اور مثال وصل کی یہ ہے
 ارجعون ارجع الیہم او مطلقہ ارجعی اور سب
 ارجعون اور سب پر پڑھنی کا وہ ہی کہ تو کسرہ عارض
 میں اور کسرہ اصلی میں کچھ ذق پایا جاوے اور دوسری
 یہ ہی کہ کسرہ عارضی چند ان تین رہتا اور اپنی ذات ہی
 مستقل نہیں پس گویا کہ کسرہ نہیں تیسری وجہ وہ ہے
 کہ وہ کسرہ مفصل ہو وی معنی کسرہ مفصل ہو وی معنی
 کسرہ ایک کلمہ میں ہو وی او سکو ہی پر پڑھتی ہیں اور مثال
 او سکی کسرہ عارضی میں بیان ہو چکی ہی جیسی الذی ارجع
 اور یہ تمام مذکور کیا گیا ہی ہوا ہی وقف کی ہی اور جو
 وقف ہو وی تو اعتبار را دکا نہیں ہی بلکہ اعتبار حرکت قابل

ماقبل کا ہی اور بعضی قاریوں نے اسے اعتبار حرکت رائکتین
 نہیں محسوس کیا ہے لیکن اسکو اعتبار نہیں بنانچہ اسی
 سبب بعضی قاریوں نے بیج پر پڑھنی مہر اور قطر کے
 اختلاف کیا ہے مصرکتین پر پڑھانی کہ را مصر کی مفتوح ہی
 اور قطرکتین باریک پڑھانی کہ را قطر کی مکسور ہی اور جو
 ماقبل را کا مفتوح یا مضموم ہو وی و سکو پر پڑھتی ہیں
 مثال وَالْقَمَرِ اور بِالْأَنْدُسِ اور جو مکسور ہوئی تو
 باریک پڑھتی ہیں مثال اَعْلَانَتْ مُدْكَوْ اور جو ماقبل
 اوسکی ساکن ہو وی تو اوس کی ماقبل کا اعتبار کرتی
 ہیں اگر وہ حرکت ماقبل کی فتح یا ضم ہو وی تو پر پڑھتے
 ہیں مثال تَحْتَهَا الْاَنْهَارُ اور ترجع الامور اور
 مَطْلَعُ الْفَجْرِ اور لَفْحُ خُبْرٍ اور جو ماقبل را اوس کی ہو وی
 اور ماقبل اوس ساکن کی مکسور ہو وی تو باریک پڑھا
 جا ہے جیسی سَمِعْتُ بَصِيْرًا اور مَالِكُمْ مِنْ نَلِغُوْ لٰكِنْ
 اَوْسِ جِلْهٍ کہ ماقبل اوس کا ساکن ہی اور وہ ساکن حرف

حرف یا ہو وی اگرچہ حرف ماقبل کا مفتوح ہو وی
 اوسکو بھی باریک بڑھتی ہیں جیسی کہ یہ مثال موجود ہے
 جینز کسواسطی کہ سی حکم دو کسر و نکار کہتی ہی پس گویا
 ا. ماقبل اوسکا مکسور ہی بوجہ اس باریک بڑھا جائیئے
 اور اسنی کستین تمام قاریوں فی نے باریک بڑھا ہی
 اسواسطی اصل اوسکی سیری تھا واسد اعلم ۱۰

باب نوان

بیج بیان وقف کی اوپر آخر کلمہ کی اب معلوم کیا جائی کہ وقف
 کہتے ہیں پھر فی نو اور قطع کرینے نفس کو اوپر آخر کلمہ کی
 اور جو پڑی اور قطع نفس نکری اوسکی دو طریق ہیں ایک
 یہ کہ تھوڑا سا پڑی اور قطع نفس نکری ورنہ بیک وصل
 کی ہو وی اوسکستین سکتے کہتی ہیں چنانچہ اس صورت کستین
 کہ جسکو سکتے کہتے ہیں حفص راوی امام عاصم کو فی رحمت
 امد علیہ کی ہے تمام قرآن مجید میں چار جگہ پڑا ہے

دو جگہ بجای وقف کی اور دو جگہ درمیان کلموں کے مگر
 اور ان دونوں جگہ کہ بجای وقف کی سکتے ہی حالت وصل کی
 میں سکتے ٹرہا ہی حالت وقف کی نہیں ٹرہا بلکہ پورا وقف
 کیا ہی کسواسطی کہ ایک جگہ علامت وقف کی مطلق ہی اور
 دوسری جگہ م ہی پس یہ دونو علامتیں قومی ہیں سو
 اسواسطی وقف کی حالت میں سکتے درست نہیں ایک
 اول سورہ کہتے ہیں وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ عِوَجًا سکتے اور دوسرے
 لیس میں مِنْ مِّنْ قَدْ نَامَ سکتے اور تیسری سورہ قیمہ
 میں وَقِيلَ مِنْ سکتے رات اور چوتھی سورہ
 مطفئہ میں كَلَّا بَلْ سَكَتَ رَانَ اور سوامی ان چاروں
 سکتوں کے کہ مذکور ہو چکی ہیں چار سکتے اور بی متاخر
 سی ثابت ہیں انکی تین جہی ٹرہا جاسیے کسواسطی کہ وہ
 بمقام اسطر حکمی ہیں کہ وہ ان فضل کرنا بہتر ہے ایک
 اول اعراف کی دوسرے رکوع میں رَبَّنَا ظَلَمْنَا انْفُسَنَا
 سکتے وان لہ تعفر لنا اور دوسرا آخر سورہ اعراف

لی تیسویں رکوع میں اولم تنظروا سکنہ ماہ اجہم
 اور تیسرا سورہ یوسف کی تیسری رکوع میں یوسف
 اعترض عنہا سکنہ واستغفری لذننیا
 اور چوتھا سورہ قصص دیکے تیسری رکوع میں قال لانا
 نسقی حتی یصلی الرعاء سکنہ وابونا شیئنا کبیر
 اور دوسرے صورت وہ ہی کہ سکنہ سی زیاد ہری
 کہ ٹھیک وقف کی ہو وی او سکتین وقف کہتے ہیں اور
 بعضی قاریوں میں درمیان سکنہ اور وقف کی کچھ فرق
 نہیں کیا ہی لیکن وقف اوپر تین نوع کی ہوا اول سکون
 اور ہی وقف میں اصل ہی کسواسطی کہ غرض وقف رکھنی
 سی تخفیف نفس کے ہی اوپر قاری سپ کے ساتھ دور کرنی
 حرکت کی کسواسطی کہ تیرہنی عبارت طول لی سی نفس قاری کا
 تنگ ہوتا ہی اور یہ غرض سکون سی خوب حاصل ہوتا
 ہی اور یہ ہر جہاں اوس جگہ کی ہی کہ حرف آخر یعنی حرف
 پر ہر اہی وہ متحرک ہو وی اور حرکت اوس حرف کی فتح

فتح ہوگا یا ضم ہوگا یا کسر ہوگا یا وہ حرف مرفوع یا مجرور
 ہوگا یا منفعل ہوگا پس جو مفتوح یا مضبوط ہو وی حرکت و
 آخر کی بالکل ساقط کر دیتی ہیں مثال قبل اور یحلمون اور
 هوکلاء اور بیح حالت نصب کی ایک فتح کو ساقط کریتے ہیں
 اور دوسری فتح کتین الف سی بدل کرئی ہیں خواہ تنوین ہو
 ساتھ الف کی ہو وی مثال علیہما اور خواہ ہو وی مثل بناء
 اور نوع دوسری روم ہی مراد روم سی وہ ہی کہ حرکت
 آخر کتین حرکت دیتی ہیں چھوٹی سی آواز سی کہ ابھی سنی یا
 جو کوئی کہ بہت نزدیک قاری سی ہو وی اور یہ ضمہ اور کسرہ
 میں اور رفع اور جر میں ہوتا ہی جیسی کہ من قبل اور هوکلاء
 اور حکیم اور من نصیر اور فتح میں اور نصب میں جائز
 نہیں تمام قاریوں کے نزدیک مثال کسب اور حیکماہ لیکن
 امام نحو کہ سیو یہی بیح تمام اعراب کے کتین جائز کہتی ہیں
 نوع تیسری اشمام ہی مبنی اشمام کی وہ ہیں کہ بعد آخر کلمہ بھی
 ساکن کر نیکی ساتھ دو نواں ہونٹوں کی اشاعت اسطر سے

کر می کہ دیکھنی وائیکو معلوم ہو جاوی کہ یہ حروت دراصل منہم
 ہی اور یہ رنغ اور خیمہ میں خاص ہے اور اعراب میں نہیں ^{جسٹ}
 کہ مثال اسکی موجود ہی نستعین اور عنینا اور راکتین
 اندھا نہیں پاتا اور بہر پاتا ہی اور روم برعکس اسکی ہی اور
 جانا چاہیئے کہ اشام مطلق اور چار قسم کی ہی اول وہ کہ
 بیان ہو چکا ہی دوسرہ وہ ہی کہ ایک حروت کو دوسری حروت
 میں خلط کر دی جیسا کہ صا دکتین ساتھ راک کی خلط کر دی چنانچہ
 امام خلف بیج لفظ صراط کی اور امام حمزہ کہ ایک امام قراسعہ
 سی ہیں اور امام کسائی بیج اصراق کی اشام کرتی ہیں یعنی
 صا دکی تین ساتھ راک کی خلط کرتی ہیں سیوم خلط کرنا حرکت
 کا ساتھ حرکت کی ہی تہوڑا سا یعنی قصد ضمہ پڑھنی کا کر می
 اور ساتھ کسرہ کی ادا کر می مثال قیل اور غیض الماء
 اور جیسی یہہ بی امام کسائی اور اشام کی تراءۃ ہو اور امام
 نافع کی اور ابن ذکوان کی نزدیک بیج بعضی جگہ کی ہی جیسی
 کہ وجہل اور وسیق اور سیق جوتی پوشیدہ کرنی

حرکت کی تین بشت ہم کو ہستی سطر سی پڑھی کہ حرکت خوب معلوم
 ہونوی مگر انرا اس کے باقی رہی جیسی نفیاً لیکن زمین پر وقف کی
 جوشیخ سجاوندی فی الہی ہیں چہ ہر نام طبع از مس کا
 آب معلوم کیا چاہیے کہ میں علامت وقت لایم کی ہی جو
 اسی جگہ وصل کر ہی مسمیٰ ناسد ہوتی ہیں اور عضو و جین کا
 ہی کہ خوف کفر کا ہی اور طاعت علامت وقت بطلان کی ہی سہی
 مفید کسی جواز اور رخصت اور اولیٰ الیٰ ہی نہیں اور یہ
 وقف اور سجا ہوتا ہی کہ کلام آخرت ہی کہ قطع کرنا اور جبکہ بہتری
 اور صواب ہی اور جو وصل کر ہی تو مضمیٰ ناسد ہوتی اور ج
 عبارت اور سس ہی کہ اوس جگہ ٹہرنا جائز ہی اور جو وصل کر
 تو بی جائز ہی لیکن ٹہرنا اولیٰ تر ہی اور ن علامت وہ ہی کہ
 اوس میں بھی وہ دونوں صورت جائز ہیں لیکن وصل اولیٰ
 ہی اور ص علامت رخصت کی ہی کہ جو تنگی نفس کے واقع ہو
 وقف چاہی کرنا اور جو تنگی نفس کے ہوتی تو وصل ہی بہتری
 اور کلام علامت وہ ہی کہ اوس جگہ وصل ہی بہتری اور جو

تنگی نفس کے اوس جگہ وقف کری تو پھر امدادہ اوس جگہ کا کرگی
 کلید دوسری کہ الکی اوسکی ہی وصل کرنی اور آیتہ اور لا
 ہو وہی تو بی وصل کرنی لیکن جو وقف کری تو پھر حاجت اعادہ
 کی اور وصل کے نہیں اور جانا چاہی کہ صورت خرم کی کہ سرخی
 سے لکھتی من وہ علامت آتی ہے کہ جو حفظ وہی تنہا علامت
 ہی تو وقف کیا جائیے کہ سوطی کہ آیتہ سی مراد ہے کہ ایک
 کلام دوسری کلام سے قطع ہوئی اور جو اوس علامت کی ساتھ
 کوئی اور علامت لزوم سی یا جواز سی یا سوا سی ونگی ہو جس
 یہ آیتہ تابع اوس علامت دوسری کی ہی وقف رکھنی میں
 اور نہ کہنی میں اور نہ کہنی میں اور ایک یہ بات اور معلوم ہے
 جاہی کہ ایک جگہ علامت لا کی ہوئی اور ایک جگہ کچھ نہیں
 اور حکم دونوں جگہ کا یہ ہے کہ وقف تکرری پس اون دونوں
 فرق کیا ہو جواب اوسکا یہ ہے کہ جس جگہ کہ علامت لا
 کی ہوئی اوس جگہ کسی نوع سی وقف کرنا جائز نہیں اور اوس
 جگہ کہ کچھ نہیں جسوقت کہ نفس تنگی کری تو اسوقت واسطی

بتقراری نفس کے وقفہ اور اعادہ کر کے وصل اگلی کلمہ سی کری
 اور جاننا چاہی کہ تاخرین نے وقفہ کی سات رفزین انسی اور
 زیادہ کی ہیں وہ یہ ہیں ق م ن وقفہ تلامصل صلے ک
 پس اب تفصیل انکی علیحدہ علیحدہ معلوم کرنا چاہیے کہ
 علامت وہ ہی کہ بعضی قرآنی وقفہ کیا ہی لیکن کہا ہی کہ وصل
 اولی ہی اور جس جگہ سے ہو وہی علامتہ سکتے کی ہی اور اکثر
 قرآنوین صورت سکتے کی لیتے ہیں اور معنی سکتے کی اوپر پیا
 ہو چکی ہیں اور اکثر قرآنوین کہ صورت وقفہ کی لیتے ہیں اور
 اوسجگہ مراد نزدیک متقدمین کی وقفہ ہی لیکن تاخرین کے
 نزدیک وقفہ بجای خود علامت دوسری ہی پس اس
 سب سے آئندہ علامت ہوتی ہیں اٹھنا وقفہ پرلی اور وقفہ
 پر اولی ہی اور قلا سے مراد وہ ہی کہ مضمون فی کہا ہی
 کہ وقفہ نہیں اور وصل علامت وہ ہی جو چاہی وقفہ بی کری
 اصل علامت وہ ہی کہ وصل اوسجگہ اولی ہی اور وصل علامت
 وہ ہی کہ جس جگہ علامتہ کی ہو وہی تو اوس سے یہ

معلوم ہو جاوے کہ اس سے جو اوپر علامت ہو چکی ہے وہی
 اس کا حکم ہی یعنی جو علامت مطلق کی اوپر ہو چکی ہے تو اس
 جگہ بھی حکم مطلق کا ہی اور جو علامت جائز کی ہے تو اس جگہ
 بھی حکم جائز کا ہی اور جو کوئی علامت اوپر ہو چکی ہے تو اس
 جگہ اوس کا حکم ہوگا اور بعضی دفرین اور سو ای انکی ہن و
 سی کچھ علاقہ ہتین رکھتا لیکن کچھ اور فائدہ ہی اور بیج قرآن
 کے لکھتی ہن وہ فائدہ یہ ہی کہ مختلف ہونا اور شفق ہونا
 اور علیحدہ علیحدہ ہونا کو فیون اور بصرون کا اور کمیون کا
 اور مینون کا اور شامیون کا پنج آیات کی اون علامتون سے
 مفصل ہو جاوے گا وہ علامتین ہن ہن ہر عجب
 تب لب پس اب جانا چاہئی کہ کو فیون میں اور بصرون
 میں بعضی حدوتین بیج عدد آیات کی اسپین اختلاف واقع
 ہوا ہے جو درون اسپین متفق ہو دین تو ہر باخ آیت پر علامت
 ہر لکھتی ہن اور ہر دس آیت پر علامت علی لکھتی ہن اور
 جو کو فیون اور بصرون میں اختلاف واقع ہو دمی تو داسنی کو فیون

ہی دو نور مزین ہر اور سے کہتے ہیں اور واسطی بصر کو کہ
 ہر باخ آیت پر جب لکھتی ہیں اور ہر اس آیت پر عجب سے
 ہیں تا فرق دو نور میں ان کا معلوم ہو وی اور جب علامت وہ
 ہی کہ بعد از انکی نزدیک سر آیت کا ہی اور جب علامت وہ
 ہی کہ کو فیون کی نزدیک آیت ہی اور بصر میں نزدیک آیت
 نہیں اور جس جگہ علامت ملک لکھتے ہیں وہ علامت آیت
 کیون کی ہی اور جس جگہ علامت مد ہو وی وہ علامت آیت
 مزیون کی ہی اور جس جگہ علامت شمس لکھتے ہیں وہ علامت
 شمس کی ہی اور جانا جاسے کہ بعضی ترانوں میں صورت
 کی اور ہی کی لکھتے ہیں یہی کہتے ہیں اصل میں کہتے ہیں اور
 ع کتن حاشیہ پر سفید جگہ لکھتے ہی اور کہی اصل
 میں ہی کہتے ہیں لیکن یہ عبارت عشری ہی جیسا کہ ہر باخ
 آیت پر وہ لکھتے ہیں اور جس جگہ کہ یہی ہر گی وہ علامت
 ع کی ستر کی کہ اوپر ہو چکی ہی ہو گی اور ع عبارت رکوع
 عی ہی جیسی اس جگہ کلام اور قصہ تمام ہوتا ہے اور درجہ تیس

رکوع کی وہ ہی کہ وقت پڑنے پر سرائی کی نماز میں اولیٰ وہ ہے
 کہ اس عکب پر ہونے کی رکوع میں چادری اور اکثر نذر رکھتی ہیں
 کہ ہو کوئی چاہی کہ بیچ تیس رات رمضان شریف کی قرآن مجید
 کیتین اور طریق سنت کی ختم کری تو چاہی کہ ہر روز بیس کلمات
 تراویح پڑھی اور ہر رکعت میں ایک ایک رکوع پڑھی زیادہ
 نہ پڑھی تو تیس رات میں قرآن مجید پڑا ہو تا ہی بخانیہ استاد
 صاحب رحمۃ اللہ علیہ سی سنہای اور کتابت ہی لکھا دیکھا ہی کہ
 حضرت امیر المومنین عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سی نقل ہی کہ اس
 جناب پاک فی مہسنی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی اس طرح
 فرمایا ہی و اللہ اعلم بالصواب

باب و سوان

بیج بیان ساتون قاریون کے اور راونان لویئے سیکے
 اور رزون اونگی کے اب الیہ ایک قاری کی اور راونان
 اسکی کے رزون نام اون حرفون سے معلوم ہو جاوین

کراچی از امام مانع مدنی کے ہی اور اب رزق قاریوں راوی
 اول امام مانع کراچی از فرزند شمس راوی دوسری کی ہی
 دہلہ از امام ابن کثیر کے ہی اور ہر فرزند راوی اول
 امام ابن کثیر کے ہی اور شمس راوی دوسری کی ہی
 حطے از امام ابو عمر و بصیری کی ہی اور حطے فرزند راوی
 راوی اول امام ابو عمر و کی ہی اور شمس راوی دوسری
 کی ہی کلمہ از امام ابن عامر شامی کی ہی اور ابن عامر شام
 راوی اول ابن عامر کی ہی اور شمس راوی دوسری
 کی ہی نصیحت از امام غاصم کوفی کی ہی اور نصیحت راوی دوسری
 راوی اول امام غاصم کی ہی اور شمس راوی دوسری
 کی ہی نصیحت از امام حمزہ کوفی کی ہی اور نصیحت راوی دوسری
 راوی اول امام حمزہ کی ہی اور شمس راوی دوسری
 کی ہی نصیحت از امام کسائی کوفی کی ہی اور شمس راوی دوسری
 البخاری راوی اول امام کسائی کی ہی اور شمس راوی دوسری
 راوی دوسری کی ہی پس اب یہ نام سائن قاریوں کے

اور راویوں کی ایک اور فریق ان کی کہ قرارت او کی ہوتا
 جلی آتی ہیں اور شکر ایک قرارت کا ان سے تین سو سے کا ہے
 ہوتا ہی ہو چکی اور سو امی ان سے ان فریق قاریوں کی زمین قاری
 اور ہی ہیں او کو ملا کر دس قاری مشہور ہیں اور قرارت عشرہ
 مراد ان سے ہی اب اس جگہ ان کی بھی نام اور راویوں ان کے
 کے اور فریق ان کی لکھی جا رہی ہیں اول تذکرہ فرماں امام ابو
 جعفر عیسیٰ کی ہی اور دوسرے فریق ان سے راوی اول امام ابو جعفر کی
 ہی اور تیسرے فریق ان سے راوی دوسرے کی ہی دوسرے
 حافظ رضی اللہ عنہ امام یعقوب بصری کی ہی اور چار فریق دوسرے
 راوی اول امام یعقوب کی ہی اور تیس فریق راوی دوسرے
 کی ہی اور دوسرے فریق امام غلات کی ہی جو بصری ہیں اور دونوں راویوں
 ان کی کے کوئی فریق مقرر نہیں کسوا سطلی کہ تمام حروف تہجی :
 ا تا یس ہیں وی سب پور ہو چکی گزردہ دونوں راویوں کے
 اپنی نام سے مشہور ہیں اول اسحق ہیں اور دوسرے
 دس ہیں یہ دونوں کر دانام خلف کی ہیں پس یہاں تک

نام اور رزمین قرابہ سیح کی اور قرابہ عشرہ کی تمام ہونے پر
 اس سے الگ اپنی محاورہ اور ناولہ استکی کا انہما ہی کہ اس رسالہ
 میں وہ قواعد ملے ہیں جو نہایت مشہور ہیں اور ہر زبان خواہ
 کتب میں معلوم ہیں تو شان بزرگوں کی تائید لائق و دہی
 کہ جو ملاحظہ اس رسالہ کا فرمائیں تو کمال زیادتی کا اس فقیر پر
 نفازاوین اور نکتہ چینی اس بات کی ہو دین کہ ان قواعد کی تین
 لکھنؤ کی کیا حاجت تھی کس واسطی کہ یہ قواعد مشہور ہیں بلکہ ہم
 خیال نفازاوین کہ واسطی بستدیون کی یہ سیدہ دہی کے
 اور سیدہ دہی اس شیرازی پر مشقت اور شہائی ہی کہ جو کمال
 زہم کا اس پر نفاذ ہر قسم مرکاہ السعاف و بالعد التوفیق

تمام شد رسالہ مختصر الفخریہ تصنیف

و تالیف فارسی تاج الدین علی بن

ادام احمد لکھنؤ در سنہ ۱۲۹۰ ہجری

تمت

الحکم

